بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقامت کی نیت کرنے کے بعد مزید ٹھہرنے میں تذبذب ہو تو نماز قصر پڑھیں گے یا پوری ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی نے مقیم ہونے (پندرہ دن کسی جگہ رہنے) کی پختہ نیت کرلی، پھر پانچ دن گزرنے کے بعد مزید رہنے کے حوالے سے تشویش ہو رہی ہے کہ مزید دن رہوں گا یا نہیں؟ رہنا کنفرم نہیں ہے، تو کیا قصر پڑھے گا، یا مکمل؟

جواب

مسافر کسی جگہ پندرہ دن، یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرلے، اور وہ جگہ اس کے لحاظ سے اقامت کی صلاحیت بھی رکھتی ہو، تو وہ مقیم ہوجاتا ہے، اور وہ جگہ اس کے لیے وطنِ اقامت بن جاتی ہے، اب جب تک وہ سفرِ شرعی کی نیت سے اس وطنِ اقامت سے باہر نہ ہوجائے، اس وقت تک محض نیت کرلینے سے وہ مسافر نہیں بن جاتا، لہذا اس وقت تک وہ پوری نماز ہی پڑھے گا، خواہ تنہا نماز پڑھے یا لوگوں کی امامت کروائے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جب ایک بار اس شخص نے اقامت کی (یعنی کم از کم مسلسل پندرہ دن ایک مقام پر رہنے کی) پختہ نیت کرلی، تو وہ مقیم ہوگیا، اور اب جب تک وہ سفرِ شرعی کی نیت سے اس وطنِ اقامت سے باہر نہیں چلا جاتا، تب تک وہ مقیم ہی رہے گا، اور پوری نماز ہی ادا کرے گا، خواہ تنہا نماز پڑھے یا لوگوں کی امامت کروائے، مزید رہنے میں جو تشویش ہو رہی ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

درمختار میں ہے "(او ینوی اقامۃ نصف شھر بموضع صالح لھا) من مصر او قریۃ او صحراء دارنا وھو من اھل الاخبیۃ" ترجمہ: یا وہ نصف ماہ اقامت کی نیت کسی ایسی جگہ کرے جو اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جیسے شہر یا بستی ہو یا ہمارے ملک کا صحرا ہو اور نیت کرنے والا خانہ بدوش ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 728، 729، مطبوعہ: کوئٹہ)

"الاصل" میں ہے "إذا أجمع رأيه على الإقامة فهو مقيم ولا يكون مسافرا بالنية كما يكون مقيما بالنية لأنه لا يكون مسافرا حتى يسير والإقامة إنما تكون بالنية لأن الإقامة ليس بعمل والسفر عمل" ترجمہ: جب مسافر نے مقیم ہوجانے کا پختہ ارادہ کرلیا، تو وہ مقیم ہوگیا، لیکن وہ محض نیت سے مسافر نہیں ہوگا، جس طرح محض نیت سے مقیم ہوجاتا ہے، کیونکہ وہ مسافر اسی وقت ہوگا، جب وہ (واقعتاً) سفر کرلے، اور مقیم ہونا تو محض نیت سے ہوجاتا ہے، کیونکہ مقیم ہونا، کوئی عمل نہیں ہے، جبکہ سفر ایک عمل ہے۔ (کتاب الاصل، جلد 1، صفحہ 270، مطبوعہ: بیروت)

محیط برہانی میں ہے"من كان مقيماً في مكان لا يصير مسافراً بمجرد النية مالم يخرج"ترجمہ: جو کسی جگہ پر مقیم ہو، تو وہ محض سفر کی نیت سے مسافر نہیں ہو جائے گا، جب تک کہ شرعی سفر کے ارادے سے اس شہر سے باہر نہ ہو جائے۔ (المحیط البرہانی، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 34، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وطنِ اقامت کی تعریف کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے"وطن إقامة وهو البلد الذي ينوي المسافر الإقامة فيه خمسة عشر يوما أو أكثر"ترجمہ: وطنِ اقامت وہ شہر ہے کہ جس میں مسافر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کر لے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 142، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5125

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1448ھ/22 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net